Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | بدھ ۱۶ ربیع الاول، ۱۴۱۰ ھ ، ۱۸ اخاء ۱۳۶۸ ہش ، ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۳۶

"جس جس جگہ ہمارے لئے زمین تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہاں ہی اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لئے وسیع کر دیتا ہے۔ امید ہے اللہ تعالیٰ ان کے دِلوں کو ہمارے لئے کھولے گا اور ان کی نفرتیں محبتوں میں بدل دے گا۔"

ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع)
خطبہ جمعہ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۵ء۔ زیورک

اِرشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدائے تعالیٰ نے یہ بات میرے دل میں ڈالی ہے اور میری فطرت میں رکھ دی ہے کہ جب کوئی دوست مجھ سے جُدا ہونے لگتا ہے۔ مجھے سخت قلق اور درد محسوس ہوتا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ خدا جانے زندگی کا بھروسہ نہیں۔ پھر ملاقات نصیب ہو گی یا نہیں۔ پھر میرے دل میں خیال آجاتا ہے کہ دوسروں کے بھی تو حقوق ہیں۔ بیوی ہے بچے ہیں اور اَور رشتہ دار ہیں۔ مگر تاہم جو چند روز بھی ہمارے پاس رہتا ہے۔ اس کے جُدا ہونے سے ہماری طبیعت کو صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ ہم بچے تھے اب بڑھاپے تک پہنچ گئے ہیں۔ ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ انسان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں۔ بجز اس کے کہ انسان خدا کے ساتھ تعلق پیدا کر لے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۱)

"جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے۔ فریب اور مکر سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ جیسے آفتاب اُسے چمکتا ہوا نظر آتا ہے ایسے ہی دُور سے اس کی چمک دکھائی دیتی ہے اور دنیا میں اصل چمک انہیں کی ہے۔ یہ آفتاب اور قمر وغیرہ تو صرف نمونہ ہیں۔ ان کی چمک دائمی نہیں ہے کیونکہ یہ غروب ہو جاتے ہیں لیکن وہ غروب نہیں ہوتے۔ جس کو خدا اور رسول کی محبت کا شوق ہے اور ان کے خلاف کو پسند نہیں کرتا اور عفونت اور بدبُو کو محسوس کرتے کا اس میں مادہ ہو وہ فوراً سمجھ جائے گا کہ یہ طریق (دینِ حق۔ ناقل) سے بہت بعید ہے۔"
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۶۴)

• مکرم محمد انور صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب بھاٹری کو اللہ تعالیٰ نے ۱۰ اکتوبر کو جرمنی میں بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ چوہدری عبدالرحیم صاحب آف درگانوالی ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے حضور انور نے بچی کا نام امۃ الشافی رکھا ہے۔ احباب بچی کی نیک قسمت اور خادمہ دین ہونے کے لئے دُعا کریں۔

• مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ گجرات سائیکل پر جاتے ہوئے کار سے ٹکر ہو جانے کی وجہ سے زخمی ہو گئے ہیں۔
ان کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

برائے توجہ لجنات

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہونے والی مجلس شوریٰ کے لئے جو لجنات تجاویز بھجوانا چاہتی ہیں۔ فوری بھجوا دیں۔ اجتماع کی تاریخیں ۲۰، ۲۱، ۲۲ اکتوبر ہیں۔
(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

توسیع اشاعت الفضل

• مکرم مقبول حسین صاحب ضیاء مربی سلسلہ نے جماعت احمدیہ ہڈیارہ کی طرف سے الفضل کے لئے ۶۹۷ روپے ارسال کئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ معاونین الفضل پر خاص فضل فرمائے۔

• محترمہ امۃ القدوس غنی صاحبہ نے توسیع اشاعت الفضل کے لئے یکصد روپے ارسال کئے ہیں اور اپنی باجی امۃ الحمید غنی صاحبہ اور پھوپھو عائشہ صدیقہ گورایہ، دونوں کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

مالی قُربانی اور تزکیہ نفس میں تعلق

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خدا کی راہ میں خرچ کئے جانے والے اموال کا تزکیہ نفس کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ جو شخص بھی خالص تقویٰ اور خلوصِ دل کے ساتھ کچھ نہ کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کرتا رہتا ہے اس کا ایک بہت ہی بڑا فائدہ اس کی ذات کو یہ پہنچتا ہے کہ اس کے اندر تزکیہ کا عمل جاری ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس موضوع کو سمجھنے سے ایک مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ قرآن کریم کی سورۃ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو چار کام بتائے گئے ہیں ان میں بظاہر مالی قربانی کا ذکر نہیں .... حالانکہ فی الحقیقت "(وہ ان کا تزکیہ کرتا ہے۔" قرآنی ارشاد۔ ناقل) میں مالی قربانی کا مفہوم داخل ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے مالی قربانی کا بنیادی اور مرکزی نام زکوٰۃ رکھا ہے۔ چنانچہ تزکیہ کے اندر قربانی کا اتنا بڑا دخل ہے کہ لوگ جن کو تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ مالی قربانیوں نے ان کے نفوس کی کایا پلٹ دی۔ انہوں نے ایک سے دوسرے اور دوسرے تیسرے بلند مقام کی طرف حرکت کی جس کا محرک مالی قربانی ہی بنتی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مالی قربانی کرتے وقت بسا اوقات انسان کو چاروں طرف سے مشکلات دکھائی دینے لگتی ہیں اور اپنی حالت اور اپنی بے چارگی پر رحم آنے لگتا ہے کہ وہ کیا کرے، ایسی حالت میں پھر وہ ایک فیصلہ کرتا ہے جو اگرچہ اس وقت اس کو تھوڑا سا کڑوا بھی معلوم ہوتا ہے لیکن وہ کہتا ہے مَیں نے خدا کی خاطر یہ کام کرنا ہے چاہے کتنی بھی تکلیف پہنچے مَیں نے یہ کام کرنا ہے۔ چنانچہ فیصلے کا یہی لمحہ اس کی کایا پلٹ دیا کرتا ہے۔ اس کے اندر ایک عظمت کا احساس پیدا کر جاتا ہے وہ خود محسوس کرتا ہے کہ اب وہ دوسروں سے مختلف ہو رہا ہے یا اپنی پہلی حالت سے الگ ہو چکا ہے۔"

خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ جون ۱۹۸۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸؍ اخاء ۱۳۶۸ ہش ۱۸؍ اکتوبر ۱۹۸۹ء

تعلیم کا آغاز

علوم کی تو ہمارے اِرد گِرد بھرمار ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم غور و فکر کریں اور تجربے کرتے رہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو نئی سے نئی بات ہمارے سامنے آئے گی اور شائد ہم خود بھی اپنی اس نئی "تحقیق" سے حیران ہو جائیں گے۔ نفسیات ہی کو لیجے۔ باتیں وہی ہیں جو ہمارے اِرد گِرد بلکہ ہمارے اپنے ساتھ واقعہ ہوتی ہیں لیکن غور کرنے والے ان میں سے ایک نکتہ نکال لیتے ہیں اور ہم حیران رَہ جاتے ہیں۔ اور کہہ اُٹھتے ہیں اچھا ہم نے تو کبھی غور ہی نہیں کیا تھا۔ ہم تو بالکل اس کے اُلٹ عمل کرتے رہے۔

تعلیم کے متعلق بات ہو رہی تھی۔ بچوں کو تعلیم سے کیسے دلچسپی پیدا ہو۔ وہ کس طرح اس بات پر آمادہ ہوں کہ کتابوں کو دوست سمجھیں۔ کتابیں پڑھیں اور اپنے علم کو بڑھائیں اور پھیلائیں، تو کسی نے کہا کہ بڑے ہوکر خود بخود دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔ جب اس کی دلچسپی کی کتابیں سامنے آئیں گی تو وہ خود پڑھے گا۔ لیکن ایک اور شخص جو نفسیات کے ماہر تھے اور جنہوں نے بچے کی نفسیات پر غور کرتے ہوئے خاصہ وقت صَرف کیا ہُوا تھا کہنے لگے۔ اڑھائی سال کی عمر کے بچے کو جو کہانیاں آپ سُناتے ہیں رات کو اپنے ساتھ لٹا کر ان کی بجائے اسے کہانیاں پڑھ کر سُنائیں۔ ایسی کتابوں سے جن میں تصاویر بھی ہوں۔ بچہ ہمک ہمک کر کتاب کی طرف لپکے گا اور تصاویر دیکھ کر خوش ہوگا۔ کہانی بھی سُنے گا اور کھیلے گا بھی اور اس کھیل ہی کھیل میں وہ کتابوں سے مانوس ہو جائے گا۔ کھلونوں کی بجائے کتابوں سے کھیلے گا اور اس طرح آہستہ آہستہ کتابیں ہی اس کی دوست بن جائیں گی۔

بات تو ٹھیک ہی لگتی ہے۔ ہم تو نفسیات کے ماہر نہیں ہیں، اس لئے اڑھائی سال کی عمر والی بات تو عجیب سی لگتی ہے۔ اور خیال آتا ہے کہ یہ عمل چار سال کی عمر میں شروع ہونا چاہیئے لیکن نہیں۔ ہم اپنی بات پر نفسیات کے ماہر کی بات کو ترجیح دیتے ہیں۔

آئیے اس نفسیات کے نکتہ پر عمل کر کے دیکھیں۔ بچوں کو کہانیاں زبانی سُنانے کی بجائے اسے پڑھ کر سُنائیں اور اسطرح کتابوں میں ان کی دلچسپی پیدا کریں تاکہ بڑے ہو کر وہ کتابوں کو اپنا حقیقی دوست سمجھیں ــــ ساری کتابیں نہیں بلکہ اچھی کتابیں۔

کس طرف چل پڑے ہو دیکھو تو
اپنی ضد پر اَڑے ہو دیکھو تو
وہم ہے فاصلوں کا طے کرنا
تم وہیں پر کھڑے ہو دیکھو تو

ابوالاقبال

مقامِ صبر و رضا ہے مقامِ شبّیری
بغیرِ صبر و رضا ہے تمام نخچیری

وہ فقر اپنے لئے ربِّ ذوالجلال سے مانگ
وہ فقر جس کا ثمر کائنات کی میری

تجھے نجات میسّر نہ مجھ کو آزادی
اسیرِ وقت ہیں تُو ساعتوں کا زنجیری

خدا کا نُور تصوّر میں آ نہیں سکتا
تصوّرات کی دُنیا تمام تصویری

علاجِ دل میں ضرورت ہے ضربِ کاری کی
بگاڑ دے گا اِسے مرہمِ بغل گیری

کماں کی زد پہ جہاں اور انتظار میں تُو
اِسے شکار کرے کوئی تیرِ تقدیری

بجُز خدا وہ کسی اور سے نہیں ڈرتے
وہ لوگ جن کے مقدّر میں ہے جہاں گیری

صراطِ دیں سے اُنہیں باز رکھ نہیں سکتے
نہ شہریار کی دھمکی نہ حُکمِ تعزیری

سعید احمد اعجاز

تحریکِ جدید الٰہی تحریک ہے

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ مَیں کسی قِسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں مَیں کہہ سکتا ہوں وہ تحریکِ جدید جو خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ مَیں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور مَیں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(خُطبہ جمعہ ۲۷، نبوت ۱۳۲۱ ہش ۱۹۴۲ء الفضل جلد ۳۰ ص ۲۸۰)

نیز فرمایا:-

"مَیں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور مَیں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حُکم اُسی کا ہے۔"

(خُطبہ جمعہ ۱۵؍ نومبر ۱۹۳۵ء)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

حضرت چوہدری نصر اللہ خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ کے پہلے ناظر اعلیٰ اور حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے والد حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب کی وفات پر یہ مضمون سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک نامور بزرگ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے ایڈیٹر صاحب الفضل محترم شیخ غلام نبی صاحب کی درخواست پر تحریر کیا اور یہ الفضل کی ۱۲ نومبر اور ۱۶ نومبر ۱۹۲۶ء کی اشاعتوں میں شائع ہوا۔

ایڈیٹر

ہفتہ (۲۹ ستمبر) کی ڈاک

اس دارالامان سے نہایت ہی رنج افزاء خبر لائی۔ جو حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب کی وفات پر مشتمل ہے۔ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی وفات کے بعد یہ دوسرا قومی صدمہ ہے۔

مخدومی حضرت چوہدری صاحب کی وفات نہ صرف ان کے کثیر التعداد رشتہ داروں اور وسیع حلقۂ احباب میں ماتم کا موجب ہوگی بلکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام افراد کو جہاں جہاں وہ ہیں۔ رلائے بغیر نہ رہے گی۔ ہم خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں لیکن انسانی جذبات سے خالی نہیں۔ اور رنج و راحت کی کیفیات اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی ہیں۔

حزین عرفانی وطن سے دور ایسے مخلص کرمفرما کی خبر وفات کو اپنے لئے حوصلہ شکن پاتا ہے۔

حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخص اور مخلص رفقاء یکے بعد دیگرے عالم آخرت کو جا رہے ہیں اور حزین عرفانی ان جدا ہونے والوں کے لئے نوحہ خوانی میں مصروف ہے۔ حضرت چوہدری صاحب سے قریباً گذشتہ چوتھائی صدی سے میرا تعارف ہوا۔ اُن کے اخلاص اور سلسلہ کے لئے فدائیت کی رُوح کو ہمیشہ میں نے ترقی پر پایا۔ مَیں چاہتا ہوں کہ چوہدری صاحب کے متعلق اپنے ذاتی تجربوں اور واقفیت کو شائع کر دوں تا کہ وہ ہمارے لئے خضرِ راہ ہوں۔ مَیں تفصیلی حالات نہیں لکھ سکوں گا۔ بلکہ ان کی سیرت کے متعلق چند خیالات کا اظہار کروں گا۔

چوہدری نصر اللہ خان صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ایک معزز زمیندار خاندان کے ممبر تھے۔ ان کی تعلیم لاہور کے اورینٹل کالج میں ہوئی۔ طالب علمی کے زمانہ میں وہ ہمیشہ اپنی جماعت میں ایک شریف اور قابلِ فخر طالب علم سمجھے جاتے تھے۔ ان کے کلاس فیلوز ہمیشہ ان کی عزت بوجہ ان کی قابلیت اور ذاتی شرافت کے کرتے تھے۔ مجھ کو گذشتہ انتخابات کونسل کے موقعہ پر چوہدری صاحب کے ہمراہ ایک ووٹر کے پاس جانے کی ضرورت پیش آئی میں مناسب نہیں سمجھتا کہ ان کا نام لوں۔ وہ صاحب عرصہ دراز تک خود بھی وکیل رہے۔ اور ہمارے سلسلہ کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ من وجہ مخالفت ہے۔ وہ چوہدری صاحب کے اورینٹل کالج میں کلاس فیلو تھے۔ اور خود ذہین اور ممتاز طالب علموں میں سے تھے۔ جب ہم ان سے ملنے کے لئے گئے تو وہ گھر میں تھے۔ چونکہ وہ پبلک زندگی سے کسی قدر ریٹائر ہو چکے ہیں۔ اس لئے عام طور پر لوگوں سے ملتے بھی نہیں۔ لیکن جب چوہدری صاحب کی اطلاع دی گئی۔ تو وہ نہایت محبت اور تپاک سے آ کر ملے۔ اور ان کو بہت ہی خوشی ہوئی۔ معمولی رسمی باتوں کے بعد ہم نے ان سے اظہار مطلب کیا۔ اور چوہدری صاحب نے کہا کہ اگرچہ ہمارا اور آپ کا مذہبی اختلاف ہے۔ لیکن میں آپ کو ایک سنجیدہ اور معاملہ فہم آدمی سمجھتا ہوں۔ اگرچہ میرا بیٹا بطور ایک امیدوار کے کھڑا ہوا ہے۔ مگر میں محض باپ ہونے کی وجہ سے چوہدری ظفر اللہ خان کے لئے آپ کو رائے دینے کے لئے نہیں کہتا بلکہ میں جانتا ہوں کہ وہ بہترین امیدوار ہے۔ پس اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ اس قابل ہے تو رائے دیں۔ ورنہ جس کو آپ کا جی چاہے۔ رائے دے دیں۔ جو اس سے بہتر ہو۔

وکیل صاحب موصوف نے کہا کہ میں اس موقعہ پر رائے دینے کے لئے رہ جانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ لیکن جب آپ کہتے ہیں کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب قابل ہیں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ سچ کہتے ہیں۔ اور میں محض اس لئے کہ ایک بہتر آدمی اسمبلی میں جائے رائے دوں گا۔ اور میں مذہبی اختلاف کو اس میں روک نہیں سمجھتا۔ یہ مذہب کا سوال نہیں۔

چوہدری صاحب نے مزید سلسلۂ گفتگو میں کہا کہ ہمارے مخالف ضرور کہیں گے کہ وہ احمدی ہے۔ اور علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ اس کو رائے نہ دی جائے اگر آپ پر ان علماء کا یا ان لوگوں کا اثر ہے۔ تو بہتر ہے کہ آپ ابھی فیصلہ کر دیں۔ ہم آپ کو مجبور نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ میری رائے پر دوسروں کا اثر نہیں۔ میں سب کو جواب دے چکا ہوں۔ آپ کو میں اس وقت سے جانتا ہوں۔ آپ خلاف واقعہ بات نہیں کہتے۔ غرض وہ رائے دینے پر ہی آمادہ نہ ہوئے۔ بلکہ پولنگ سٹیشن پر لوگوں نے بہت کچھ ان کو کہا۔ اور مخالفت کرنی چاہی۔ انہوں نے سب کا مقابلہ کیا۔

اس موقعہ پر جس امر نے مجھے بہت خوش کیا۔ وہ یہ تھا کہ چوہدری صاحب نے صحیح واقعات کے بیان کرنے میں مضائقہ نہ کیا۔ اور وکیل صاحب موصوف نے چوہدری صاحب کی سابقہ زندگی پر بھی روشنی ڈالی۔ کہ وہ ہمیشہ صاف گوئی اور سچ کہنے کے عادی تھے۔ ان کی زندگی کے بہت سے واقعات ایسے ہو سکتے ہیں۔ جو ان کی علمی اور قانونی قابلیتوں پر روشنی ڈالیں گے۔ مگر میں صرف ان کی زندگی کے اس حصہ پر ایک مختصر تبصرہ کرتا ہوں جو سلسلہ احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے۔

سلسلہ عالیہ سے تعلق

چوہدری صاحب کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے گو دلچسپی اور تعلق تو ۱۸۹۳ء سے تھا۔ آپ سلسلہ کی کتابیں پڑھتے اور حسن ظن رکھتے تھے۔ جماعت سیالکوٹ کے ممتاز اور مخلص احباب حضرت میر حامد شاہ صاحب اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سے انہیں محبت تھی۔ وہ ان کی مجلسوں اور صحبتوں میں آتے جاتے اور چوہدری صاحب ان کے درس قرآن میں شریک ہوتے تھے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سے بہت اخلاص تھا۔ اور آپ کے دل میں چوہدری صاحب کی محبت اور اخلاص کا ایک گہرا اثر تھا وہ ہمیشہ اپنی دعاؤں میں اس دستور کے شریک جماعت ہونے کے لئے تڑپ رکھتے تھے۔ اور کوئی موقعہ نہ جانے دیتے۔ جب کہ تحریک نہ کرتے رہتے ہوں۔ انہوں نے مجھے فرمایا۔ کہ میں سمجھ نہیں سکتا کہ نصر اللہ خان اس سلسلہ سے علیحدہ رہے۔

غالباً ۱۸۹۸ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ضرورت الامام کتاب لکھی۔ اور جب اس کا مسودہ کاتب نے ختم کیا۔ تو آپ کا ایک مکتوب حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب کے نام کا حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نظر سے اتفاقاً گذرا۔ حضور نے پسند فرمایا۔ کہ وہ مکتوب ضرورت امام کے ساتھ شائع ہو جائے چنانچہ وہ مکتوب ضرورت امام کے آخر میں درج ہے۔ اس میں چوہدری صاحب کو انہوں نے خصوصیت سے دعوت دی اس خط کے بعد چوہدری صاحب کی طبیعت میں ایک عجیب انقلاب واقع ہوا۔ اس خط کا اثر خصوصیت سے ان پر ہوا۔ لیکن بعض حالات کی وجہ سے اُن کی بیعت میں توقف ہوا۔ اور یہ توقف ان اسباب پر موقوف نہ تھا۔ جو مخالفت یا شک وشبہ کے اثرات کا نتیجہ ہوتے ہیں بلکہ وہ ایک دقیقہ رس دل کے اس امر کا مطالعہ کر رہے تھے۔ کہ سلسلہ میں داخل ہو کر کن قربانیوں کی ضرورت ہے اور اس کے لئے وہ کہاں تک تیار ہیں۔

جن ایام میں یہ کشمکش ان میں اندرونی طور پر جاری تھی۔ وہ سیالکوٹ میونسپلٹی کے وائس پریذیڈنٹ تھے۔ ان ایام میں کسی میونسپلٹی کا عہدہ وائس پریذیڈنٹی معمولی عہدہ نہ ہوتا تھا۔ پریذیڈنٹ ہمیشہ ڈپٹی کمشنر ہوتا تھا۔ اس لئے وائس پریذیڈنٹ کی پوزیشن بہت بڑی سمجھی

جاتی تھی۔ اور کوئی جب تک وہ ہندو مسلم ہر دو جماعتوں میں یکساں معزز اور بارسوخ نہ ہو۔ منتخب نہیں ہو سکتا تھا۔ چودھری صاحب عرصہ دراز تک اس عہدہ پر رہے اور وہ ہندو مسلمان دونوں قوموں میں یکساں ہردلعزیز تھے۔ اور دونوں قومیں ان پر اعتماد رکھتی تھیں۔ لیکن جب چودھری صاحب نے بیعت کرلی۔ تو آپ نے اس عہدہ سے استعفاء دے دیا:

وہ زمانہ سلسلہ احمدیہ کے لئے نہایت ابتلاء کا زمانہ تھا۔ جب چودھری صاحب سلسلہ میں داخل ہوئے۔ مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھیں کے ساتھ مقدمات کا کا ایک سلسلہ عرصہ سے جاری تھا۔ اور کل پنجاب میں ان مقدمات کی وجہ سے ایک عام ہیجان مخالفت تھا۔ احمدیوں کو ہر طرح سے تکلیف دی جارہی تھی۔ اور خطرناک طوفان بدتمیزی برپا کیا ہوا تھا۔ سیالکوٹ کا ضلع خصوصیت سے اس مخالفت میں حصہ لے رہا تھا۔ جناب پیر جماعت علی شاہ صاحب کی مخالفانہ سرگرمیاں زوروں پر تھیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جب سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ تو ان لوگوں نے اپنی مخالفت کا اظہار جن شرمناک کرتوتوں سے کیا۔ وہ عام اخلاق کے چہرہ پر بھی ہمیشہ بدنما داغ رہے گا۔ چہ جائیکہ اس میں مذہبی غیرت اور حقیقت کا کوئی اثر ہو۔ ایسے زمانہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونا کوئی معمولی امر نہ تھا۔ اور ایسے شخص کے لئے جو ہندو مسلمانوں میں نہایت عزت و اکرام سے دیکھا جاتا ہو۔ اور جس کا پیشہ بجائے خود اس قسم کی مخالفانہ تحریک میں سخت خطرہ میں ہو۔ یہ آسان امر نہ تھا۔ مگر چودھری صاحب نے عین اس طوفان بےتمیزی میں سلسلۂ حقہ کو علی الاعلان قبول کیا۔

سب سے اول وہ مقدمات گورداسپور میں بحیثیت گواہ صفائی پیش ہوئے۔ اس وقت تک وہ احمدی نہ تھے۔ اور مقدمات میں ایک وکیل کی حیثیت سے وہ بخوبی کہہ سکتے تھے کہ دیانت داری اور اصول کی کہاں تک پرواہ کی جاسکتی ہے۔ اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ انہیں شہادت صفائی کے لئے طلب کیا گیا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کس پاک فطرت کو لے کر آئے ہیں۔ اگرچہ چودھری صاحب ایسی پوزیشن کے آدمی سے یہ توقع ہی نہیں ہوسکتی تھی۔ کہ وہ کوئی بات خلاف ایمان و علم کہیں۔ لیکن سب سے بڑی بات جس نے ان کے قلب پر اثر کیا۔ وہ یہ تھی کہ ایک لمحہ کے لئے بھی ان کو نہیں کہا گیا۔ کہ ان کی شہادت کیا ہے کیا نہیں؟ ان سے دریافت کرنے پر یہی کہہ دیا گیا تھا کہ بعض الفاظ کے معانی اور مطالب کے متعلق آپ کی شہادت ہوگی۔ جو کچھ آپ کے علم میں ہو۔ آپ اس کو بیان کر دیں۔ چودھری صاحب پر قدرتاً اس طریق تقویٰ کا ایک گہرا اثر ہوا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت کا ایک بصیرت کے ساتھ انہوں نے مطالعہ کیا۔ اور آپ کی عملی زندگی کا نقشہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ شہادت دے کر وہ واپس چلے گئے۔ مگر دراصل وہ احمدی ہو کر ہی گئے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے عملاً بیعت کرلی۔ بیعت کرلینے کے بعد ان کی زندگی میں ایک نیا دور شروع ہوا۔ وہ سیالکوٹ میں ایک ممتاز ہستی تھے۔ اور اپنے پیشہ کے لحاظ سے بہت معروف۔ ان ایام میں سیالکوٹ میں لالہ بیلی رام وکیل فوجداری میں اور اور مالی اور دیوانی میں چودھری نصر اللہ خان صاحب سب سے زیادہ قابل اور مشہور تھے۔ انکی پریکٹس نہایت کامیاب پریکٹس تھی۔ جیسا کہ میں ذکر کر آیا ہوں۔ سلسلہ میں داخل ہوکر انہوں نے میونسپلٹی کی وائس پریذیڈنٹی سے استعفاء دے دیا۔ اس کی وجہ ان کی مخالفت نہ تھی۔ بلکہ انہوں نے اس وقت کو بچانے اور سلسلہ کی خدمت کے لئے دینے کے لئے ایسا کیا۔ کچھ شک نہیں ان کے احمدی ہونے سے قدرتی طور پر ان کی مخالفت ہونا ضروری تھا۔ مگر چونکہ وہ اپنے پیشہ کی قابلیت اور ذاتی خوبیوں کی وجہ سے ہردلعزیز تھے سلسلہ کے دشمنوں کو افسوس اور رنج ہوا۔ اور انہوں نے اپنی تدابیر میں کوئی کمی بھی نہ کی۔ مگر ان کی مخالفت یا منصوبہ بازی چودھری صاحب پر اثر نہ ڈال سکتی تھی۔ چودھری صاحب نے انتخاب کے جھگڑوں میں پڑنے کی بجائے اس سے علیحدہ ہوجانا ضروری سمجھا۔

سلسلہ میں داخل ہوجانے کے بعد ان کی توجہ سلسلہ کے لٹریچر کے پڑھنے اور اس کی عملی دعوت کی طرف ہوئی۔ اور چونکہ وہ اپنی عملی زندگی میں ہمیشہ عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ اس کا اثر اکثر لوگوں پر ہوا۔ اور دیہات سیالکوٹ میں لوگوں نے یہ تسلیم کیا۔ کہ جب چودھری نصر اللہ خان صاحب جیسا آدمی اس سلسلہ میں داخل ہوا ہے۔ تو یہ معمولی امر نہیں۔ اور خدا کے فضل سے اس طرح پر ضلع سیالکوٹ میں اس دعوت کا ایک راستہ کھل گیا۔

چودھری صاحب سلسلہ کے کاموں میں پورا حصہ لیتے تھے اور سیالکوٹ کی انجمن احمدیہ کے پریذیڈنٹ تھے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کو ان کے داخل سلسلہ ہونے پر بہت بڑی خوشی ہوئی۔ مگر افسوس ہے کہ وہ زیادہ عرصہ تک اس خوشی کا لطف نہ اٹھا سکے۔ اور موت نے ان کو اپنے نہایت ہی پیارے دوست سے جدا کردیا۔ اور چند ہی سال بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بھی رفع ہوگیا:

امامت ثانیہ کے ابتدائی ایام

چودھری صاحب امامت اولیٰ کے زمانہ میں بھی بدستور ترقی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ خدا کی مشیت نے حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) کو بھی بلا لیا اور جماعت پر ایک عہد انقلاب و ابتلاء آگیا اور چند لوگوں نے جو انجمن کے کارپرداز اور اس طرح پر جماعت پر بخیال خویش ایک قابو اور اثر رکھتے تھے۔ امامت سے بغاوت کی۔ اور نظام کو توڑنے کی بے سود کوشش کی۔ جس کا نتیجہ قدرتی طور پر یہ ہوا کہ وہ جماعت سے کٹ گئے۔ اور انہوں نے لاہور جاکر علم مخالفت بلند کیا۔ سب احباب کو اس علیحدگی سے ایک رنج اور تکلیف تھی۔ مکرمی میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے محض اس خیال سے کہ وہ ان بھولے ہوئے بھائیوں کو واپس لانے میں کامیاب ہوجائیں گے کچھ دنوں تک بیعت نہ کی۔ اور چودھری صاحب نہایت باریک بینی سے اس اختلاف کا مطالعہ کرتے رہے۔ آخر جب قادیان سے ایک وفد سیالکوٹ پہنچا۔ تو چودھری صاحب نے (باوجودیکہ اس وقت تک حضرت میر حامد شاہ صاحب نے بیعت نہ کی تھی۔ اور وہ احباب کو کچھ اور دیر تک بیعت نہ کرنے کا مشورہ دے رہے تھے) بیعت کرلی۔ اور جب ان سے کہا گیا۔ کہ ابھی شاہ صاحب نے بیعت نہیں کی۔ تو چودھری صاحب نے نہایت دلیری اور ایمانی قوت کے ساتھ فرمایا کہ ہم نے شاہ صاحب کے لئے سلسلہ کی بیعت نہ کی تھی۔ اور نہ شاہ صاحب کے لئے اب رک سکتے ہیں۔ شاہ صاحب بیعت کریں یا نہ کریں۔ میں تو بیعت کرتا ہوں۔ چودھری صاحب کی اس تقریر کا بہت بڑا اثر ہوا۔ اور جو لوگ محض شاہ صاحب کی وجہ سے اب تک رکے ہوئے تھے۔ ان میں قوت اور جوش پیدا ہوگیا۔ اور انہوں نے فوراً بیعت کرلی۔ اس لحاظ سے چودھری نصر اللہ خان صاحب سیالکوٹ کی جماعت کے احیاء کا موجب ہوگئے۔

میرا اپنا یہی اعتقاد ہے کہ امامت ثانیہ میں جماعت کی ایک تجدید ہوئی ہے اور اسی لحاظ سے میں یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتا۔ کہ سیالکوٹ کی جماعت کو زندہ رکھنے کا فضل چودھری صاحب کے حصہ میں آیا۔ میں جانتا ہوں اور خدا تعالیٰ کے حضور وہ لوگ سابق بالخیرات ہیں اور ان کے مدارج الگ ہیں۔ جو چودھری صاحب سے بھی پہلے بیعت کرچکے تھے۔ اور جن کو کوئی ابتلاء ہی نہیں آیا۔ مگر چودھری صاحب کی شان بالکل جدا ہے۔ اور میں ایک بصیرۃ کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ پیچھے آکر سب سے آگے ہوگئے۔ ان کے بیعت کرلینے سے جماعت سیالکوٹ کو بہت بڑی تقویت ہوگئی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ خود حضرت شاہ صاحب بھی پھر زیادہ عرصہ تک جدا نہ رہ سکے۔ اور آخر بے قرار ہوکر وہ حضرت محمود کے ہاتھ پر عہد وفا کرنے پر مجبور ہوگئے۔ چودھری صاحب کی زندگی میں اب بالکل نئے دور کا آغاز ہوا۔ اور وہ بیج جو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت ان کے مطہر قلب میں بویا گیا تھا۔ بارآور درخت کی صورت میں نمایاں ہونے لگا۔ اور ان کی تمام تر توجہ اس امر کی طرف ہوگئی۔ کہ وہ تمام کاروبار کو چھوڑ کر بالکل دین کو دنیا پر مقدم کرلیں۔ اور سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے اوقات گرامی کو لگا دیں۔ کہنے کے لئے یہ بہت آسان ہے۔ لیکن غور کرو۔ کہ ایک کامیاب وکیل جس کو اپنے کاروبار کے لئے کسی تگ و دو کی ضرورت نہیں اپنے چلتے ہوئے کاروبار کو محض خدا کی رضا کے لئے چھوڑ دے۔ کیا آسان امر ہے؟ ہرگز نہیں:

چودھری صاحب کے جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ایک نہایت ہی کامیاب وکیل تھے۔ اور جب انہوں نے ترک وکالت کی ہے۔ اس وقت پورے زوروں پر ان کا کام تھا اور ایک معقول آمدنی تھی۔ مگر انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون - سین

خوش قسمت بیوی

درج ذیل تحریر آرج بک والڈ کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میری بیگم دنیا کی خوش قسمت ترین عورتوں میں سے ہے۔ لیکن آپ میری بات کو اسی طرح نہ مان جایئے آپ اس کے دوستوں سے پوچھ لیجئے۔ اس موسم گرما کے آخری دنوں میں ان کا ایک چٹان پر پاؤں پھسل گیا اور ان کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ عام حالات میں تو آپ کہیں گے کہ یہ شومیٔ قسمت کی بات ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ جب ان کو حادثہ پیش آیا انہوں نے ہر بات بالکل صحیح طریق پر کی۔ ایک ہی دن بعد کسی سے یہ گفتگو ہوئی۔

میری بیگم کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

کیا دائیں کلائی یا بائیں کلائی کی میرے دوست نے پوچھا۔

بائیں کلائی کی۔ میں نے کہا۔

کہنے لگے، وہ بڑی خوش قسمت ہیں کہ یہ بائیں کلائی ہے۔ اگر دائیں کلائی کی ہڈی ٹوٹتی تو اس سے دگنا مصیبت مول لیتیں۔

میں نے کہا میری بیگم ہمیشہ خوش قسمت رہی ہیں خاص طور پر جب ان کی کوئی ہڈی ٹوٹنی ہو۔ اور یہ بات ان کے سارے خاندان میں پائی جاتی ہے۔

جب ایک اور دوست کو علم ہوا کہ اس طرح کا کوئی حادثہ پیش آگیا ہے تو انہوں نے یہ پوچھنا چاہا کہ جب وہ گریں تو کیا آگے کی طرف گریں یا پیچھے کی طرف۔

میں نے کہا کہ مجھے اس بات کا تو علم نہیں ہے لیکن آپ یہ بتائیں کہ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

وہ کہنے لگے، واہ! اس سے فرق تو پڑتا ہے۔ اگر وہ آگے کی طرف گریں تو یہ سب سے بہتر بات تھی۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا اور وہ پیچھے کی طرف گرتیں تو ان کی کمر پر چوٹ لگتی۔ چونکہ انہوں نے گرتے گرتے اپنے ہاتھ زمین پر رکھ کر ان کا سہارا لیا اس لئے انہوں نے اپنی ناک زخمی ہونے سے بچالی۔ دیکھا خاتون کتنی خوش قسمت ہیں۔

میں نے کہا کہ کیا مجھے اس بات کا علم نہیں اور میں نے یہ بات فخریہ انداز سے کہی۔ اس وقت تک کئی دوسرے دوستوں کو بھی اس حادثے کا علم ہو چکا تھا اور دنیا بھر کے ہڈیوں کے ماہر اس بات کی طرف توجہ دینے لگے۔

ایک شخص جو جائے حادثہ پر موجود تھا اس نے کہا میں صرف پانچ فٹ کے فاصلے پر ان کے پیچھے چلا آرہا تھا اور اس وقت میں سوچ رہا تھا کہ اگر ان کی کوئی ہڈی ٹوٹنی ہے تو مجھے امید ہے کہ وہ کلائی کی ہوگی ٹانگ کی نہیں۔

میں نے کہا آپ بالکل وہی بات سوچ رہے تھے جو میں سوچ رہا تھا۔ میں (SKIING) سکی انگ کرتا ہوں (برف پر چلنا) اس لئے مجھے ہڈیوں کے ٹوٹنے کے متعلق خاص واقفیت حاصل ہے کس طرح کوئی گرتا ہے اس پر اس کی قسمت کا دارو مدار ہے۔ وہ کئی سالوں سے ہمیشہ صحیح طریق پر گری ہے۔ میں نے کہا۔

میرے ہمسائے نے پوچھا میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیگم کہیں گم گئی ہیں۔

میں نے جواب دیا کہ ہاں آپ نے ٹھیک سنا ہے۔ اور ان کی دائیں کلائی ٹوٹ گئی ہے۔

وہ کہنے لگے میں ہمیشہ دائیں طرف ہی کا خیال کرتا ہوں کہ ان کے کولہے کی ہڈی بھی تو ہو سکتی تھی۔ لیکن بات یہ ہے کہ بعض عورتیں نہایت خوش قسمت ہوتی ہیں اور پیدائشی ہی سے یہ خوش قسمتی ان کے ساتھ رہتی ہے۔

یہ تو صرف میں نے ان سے کہا کہ ۶ ہفتے تک پلاسٹر لگا رہے گا۔

وہ کہنے لگے بڑی خوش قسمت ہے۔ کہ موسم گرما کے آغاز میں یہ حادثہ نہیں ہوا۔ کیونکہ ان دنوں پسینہ آتا ہے اور پلاسٹر اتنا تکلیف دیتا ہے کہ انسان خارش کی وجہ سے پاگل ہونے لگتا ہے۔ یہی سب لوگوں کا حال ہے۔

میں نے کہا کہ ہر شخص انہیں مبارکباد دے رہا ہے۔ کہ وہ جولائی کی ۴ر تاریخ کو اس حادثے سے دوچار نہیں ہوئیں دراصل بات یہ ہے کہ ہڈی ٹوٹنے کے لئے صحیح جگہ اور صحیح وقت ہونا چاہیئے۔

میں نے کہا آپ ایسا کس طرح کر سکتے ہیں۔

جواب ملا کہ جب آپکی کوئی ہڈی ٹوٹے تو یہ ایک ہڈیوں کے سرجن کے قریب ہی حادثہ ہونا چاہیئے۔ اور وہ سرجن اس وقت گولف کھیلنے نہ گیا ہوا ہو۔ جب اس کی آپ کو ضرورت ہے گر کر ہڈی توڑنے میں خوش قسمتی کی بات یہ ہوتی ہے۔ کہ آپ سرجن سے مل سکیں اور وہ اپنے دفتر میں اکیلا بیٹھا ہو۔

میں نے کہا کہ ہمارا ڈاکٹر تو موجود ہی تھا۔ وہ مچھلی کے شکار کے لئے بھی نہیں گیا ہوا تھا۔

وہ دوست کہنے لگے پھر تو آپ کی بیگم واقعی بڑی خوش قسمت ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ انہیں اس بات کا احساس ہے۔

میں نے کہا بے شک انہیں اس بات کا احساس ہے۔ وہ جب بھی گرتی ہیں تو اچھے نکات کی طرف دیکھتی ہیں اور اللہ تعالے کا شکر ادا کرتی ہیں۔

شرعی عدالت

پاکستان ٹائمز کے چیف ایڈیٹر مسٹر آئی۔ اے۔ رحمان جو انسانی حقوق کی تنظیم کے بھی کارکن ہیں نے تجویز پیش کی ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کو ختم کیا جائے اور الگ الگ انتخابات کے طریق کار کو بھی اور ایک ایسی تنظیم قائم کی جائے جس کے ذریعے انسانی حقوق کے سلسلے میں کام کیا جاسکے۔

مسٹر رحمان ایک کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ جس کا موضوع تھا "انسانی حقوق۔ مسائل اور امکانات"۔ یہ کانفرنس لاہور میں امریکی مرکز میں منعقد کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں انسانی حقوق قائم ہی نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ وفاقی شرعی عدالت جو کہ مارشل لاء کے دور میں قائم کی گئی تھی کو ختم نہ کیا جائے۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ الگ الگ انتخابات کا نظام بھی امتیازی ہونے کی وجہ سے فوری طور پر ختم کیا جانا چاہیئے۔ جب تک سیاسی اداروں کو نئی طرز پر تشکیل نہ دیا جائے اس وقت تک انسانی حقوق قائم نہیں ہو سکتے۔ مس حنا جیلانی جو انسانی حقوق کی تنظیم کی ایک اور کارکن ہیں نے کہا کہ ایک نمائندہ لیجسلیچر اور ایک مضبوط ایگزیکٹو اور ایک آزاد عدلیہ ہی انسانی حقوق کی ضمانت دے سکتے ہیں۔ انہوں نے موجودہ قوانین میں خرابیاں اور تضادات ہیں ان کی طرف اشارہ کیا اور بعض دوسری باتیں بھی جن کی وجہ سے عورتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔ ان کا اس بات پر اصرار تھا کہ ۱۹۵۶ء کے دستور کو جاری کیا جانا چاہیئے خاص طور پر عورتوں کے حقوق کے سلسلے میں۔

سندر بن

سندرابن سے شیر انسانوں کو اپنی خوراک بنانے کے لئے اردگرد کے گاؤں میں آنے لگے ہیں اور وہاں آکر وہ انسانوں کی تلاش کرتے ہیں تاکہ اپنی بھوک مٹا سکیں۔

سندرابن جنگل بنگلہ دیش کے جنوبی علاقے میں واقع ہے۔ اس بات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے وہاں کے لوگوں نے آپس میں مل جل کر پہرے کا انتظام کیا ہے۔ اس انتظام کا خیال یوں آیا کہ گذشتہ ایام میں رائل بنگال کا شیر ایک کسان کے مویشی باڑے میں داخل ہو گیا اور اس نے ۵ جانور مار دیئے۔ اگرچہ گاؤں والوں نے اکٹھے ہو کر اس کو موت کے گھاٹ اتار دیا لیکن انہیں یہ خوف پیدا ہو گیا کہ اب دوسرے شیر بھی گاؤں میں آنے لگیں گے اور اس طرح انسانوں اور ان کے جانوروں کی زندگیاں خطرے میں پڑ جائیں گی۔ لوگوں نے بندوقیں اپنے ہاتھ میں لیں اور ڈھول اپنے گلے میں ڈالے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاص طور پر نوجوانوں نے ایسا کر کے گاؤں میں گھومنا شروع کر دیا۔ اس گاؤں کے قریب ہی جنگل میں ۶۰۰ رائل بنگال کے شیر رہتے ہیں دو لاکھ ہرن پالے ہوئے ہیں اور دیگر جانوروں کی بھی وہاں بہت سی اقسام موجود ہیں بعض نوجوان اپنے ہاتھوں میں جلتی ہوئی لکڑیاں اٹھا کر ادھر ادھر گھومتے ہیں اور ان کی آگ کو تیز کرنے کے لئے اور جاری رکھنے کے لئے کپڑوں کے ٹکڑوں پر مٹی کا تیل چھڑک کر ان لکڑیوں کے ساتھ لگا دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم رات کو پہرہ دیتے ہیں اور آپس میں باری باری سونے کا انتظام کرتے ہیں مقصد ہمارا یہ ہے کہ یہ جنگلی جانور جو ہم پر حملہ آور ہوتے ہیں ان کو ڈرایا جائے یا اگر ممکن ہو تو ان کو مارا جائے۔

جہاں تک محکمہ جنگلات کے افسروں کا تعلق ہے انہوں نے کہا کہ دریاؤں میں نمکیاتی اجزاء بڑھ جانے سے وہاں پر سندربن میں جانوروں کی تعداد کم ہو جاتی ہے اور اس طرح یہ شیر گاؤں کی طرف چل پڑتے ہیں کہ وہاں جا کر انسانوں اور جانوروں کا شکار کریں۔ ان شیروں نے جنگلات سے نکلنے سے پہلے ہزاروں ہرنوں کو اور دوسرے جانوروں کو اپنی خوراک بنا لیا ہوا تھا۔ ایک افسر نے کہا کہ ایک پورا جوان شیر اپنی خوراک کے لئے ۲۰ کلو گرام گوشت یا مچھلی کا تقاضا کرتا ہے۔ لیکن اب ان کے لئے مشکل یہ ہے کہ ایک مہینے میں وہ ایک ہرن بھی مشکل سے پکڑ پاتے ہیں اور خوراک کی کمی انہیں انسانوں کی طرف متوجہ کرتی ہے وہ لوگ جو جنگل میں جاتے ہیں انہیں تو شیر وہیں شکار کر لیتا ہے۔ اور پھر اس کے بعد وہ گاؤں کی راہ لیتا ہے۔ جہاں تک اعداد و شمار کا تعلق ہے اس سال رائل بنگال کے شیروں نے ۷۰ انسانوں کو مار کر اپنی خوراک بنایا۔ گاؤں کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ تعداد اس لئے بڑھ گئی ہے کہ بعض لوگ شکار کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ شیروں کا شکار۔ اور پھر واپس نہیں آسکتے۔ اگرچہ ۱۹۸۲ میں اس بات پر قدغن لگا دی گئی تھی لیکن اس کے باوجود لوگ شیر کا شکار کرنا چاہتے ہیں کیونکہ شیر کی کھال بنگلہ دیش سے باہر بھیجنے پر کم از کم ۱۶۰۰ امریکی ڈالر مل جاتے ہیں عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ انسانوں کو اپنی خوراک بنانے والے شیر نر شیر ہوتے ہیں۔ بہر حال یہ حالات ان گاؤں والوں کے لئے تشویشناک ہیں اور وہ اس بات سے پریشان ہیں کہ اگر شیروں نے باقاعدگی سے گاؤں میں آنا شروع کر دیا تو ان کی زندگیاں خطرے میں پڑ جائیں گی۔

ریڈی میڈ کپڑے

جس شخص نے آج سے ۲۴ سال قبل پاکستان انٹرنیشنل ایئرویز کی یونیفارم ڈیزائن کی تھی۔ وہ گذشتہ دنوں پاکستان آئے ہوئے تھے۔ فرانس کے رہنے والے ہیں۔ ڈیزائننگ کے لئے ساری دنیا میں انہوں نے نام کمایا ہے۔ اور ان کا نام ہے پیری کارڈن PIERRE CARDAIN ان کا کہنا ہے کہ پاکستان نے ریڈی میڈ کپڑوں کی بیرونی ملک سے تجارت میں خاصی ترقی کی ہے وہ صرف ۴ روزہ دورے پر پاکستان آئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ سوتی کپڑے کی اچھی خاصی تجارت کے باوجود اس بات کی ضرورت ہے کہ اگر دنیا سے مقابلہ کرنا ہے تو ان ڈیزائنوں کی طرف توجہ دی جائے جو فی الوقت دنیا میں رائج ہیں۔

پاکستانی کپڑے کی مانگ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے یہ بھی کہا کہ چونکہ یہاں کی روئی کا ریشہ بہتر ہے۔ اس لئے بیرونی ممالک میں اچھی خاصی بڑی مارکیٹ ہاتھ لگ سکتی ہے جہاں تک مغربی ممالک کا تعلق ہے انہوں نے بتایا کہ ان کے رویے نئے سے نئے ڈیزائن کی طرف ڈھل رہے ہیں۔ اپنے قیام کے دوران وہ کپڑے کے صنعت کاروں سے ملے اور ڈیزائن اور رنگ کے متعلق نہایت مفید باتیں ہوئیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستانی ریڈی میڈ کپڑوں کی تجارت کو مزید بڑھاوا دینے کے لئے بیرونی ممالک کی کمپنیوں سے مل کر بھی یہاں کام کیا جاسکتا ہے۔

صحافیوں سے بات کرتے ہوئے مسٹر سعید قریشی جو وزارت تجارت یعنی تجارت کے سیکرٹری ہیں نے کہا کہ ہم نے مسٹر کارڈن سے سرکاری سطح پر اور صنعتکاری کی سطح پر باتیں کی ہیں۔ مسٹر کارڈن نے اس پر وفیشن میلے کا افتتاح کیا جو کراچی میں ۲۱ ستمبر سے ۲۴ ستمبر تک لگایا گیا تھا۔

کھیل اور کھلاڑی

شارجہ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ میں پاکستان کی دو مسلسل کامیابیوں نے پاکستان کرکٹ کا سر ایک بار پھر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ پہلا میچ جو ویسٹ انڈیز سے تھا پاکستان نے ۱۱ رنز کی برتری سے جیتا۔ جبکہ دوسرا میچ جو کہ کرکٹ کے میدان میں پاکستان کے روایتی حریف بھارت سے تھا۔ پاکستان نے چھ وکٹوں سے جیت لیا۔ حالانکہ بھارتی کھلاڑیوں نے پاکستان کو ۲۷۴ رنز کا بڑا مشکل ٹارگٹ دیا تھا۔ اور جس آسانی سے بھارت نے یہ بڑا سکور کیا تھا اس کے پیش نظر پاکستان کی ٹیم پر شدید نفسیاتی دباؤ پڑنا یقینی تھا۔ کیونکہ ایک بھارتی کھلاڑی نوجوت سنگھ سدھو نے آسانی سے ۱۰۸ رنز بنا کر سینچری بنا لی تھی۔ اس کے علاوہ مہندر امرناتھ نے ۸۷ رنز بنائے اور کپتان سری کانت نے ۵۱ رنز بنائے تھے۔

تاہم جب پاکستان نے کھیل شروع تو معلوم ہوتا تھا کہ پاکستانی بیٹسمینوں کو بھارتی سکور کا کوئی احساس ہی نہیں۔ ابتداء اوپنرز شعیب اور نئے اوپنر کھلاڑی شاہد سعید نے کی۔ شاہد سعید ۵۰ رنز بنا کر آؤٹ ہوئے تو پاکستان کا سکور ۹۹ رنز تھا۔ اس مرحلے پر کپتان عمران خان نے ایک عجیب فیصلہ کیا۔ انہوں نے باضابطہ طور پر ون ڈاؤن پر سلیم ملک کو بھیجنے کی بجائے طویل القامت آل راؤنڈر وسیم اکرم کو بھیجا۔ وسیم اکرم نے آتے ہی تباہی مچا دی۔ اوپر تلے چار چھکے لگائے اور ایک چوکا مارا۔ اور صرف ۲۳ گیندوں پر ۳۷ رنز بنا کر پویلین واپس چلے گئے۔ اس مختصر سی اننگز نے کھیل میں جو گرما گرمی پیدا کی اس کو سلیم ملک نے آکر سنبھالا اور آتے ہی اوپر تلے دو چھکے لگا کر بتا دیا کہ سکور کی تیز رفتاری جاری رہے گی۔ شعیب ۶۵ رنز بنا کر آؤٹ ہوئے تو جاوید میانداد نے میدان سنبھال لیا۔ اس وقت تیس اوورز میں ۱۶۹ رنز بن چکے تھے اور پاکستان کی پوزیشن مضبوط تھی۔ چالیسویں اوور میں وہ ۳۲ رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، سلیم ملک نے ۶۸ رنز بنائے جو کرکٹ کا عمدہ نمونہ تھے اس میں جارحیت بھی تھی اور نرمی بھی۔ انہوں نے ۹ چوکے لگائے۔

اس سے ایک دن قبل پاکستان نے ویسٹ انڈیز کے خلاف جو فتح حاصل کی وہ درحقیقت پاکستانی ٹیم کی قوتوں کا اعتراف تھی۔ ون ڈے کرکٹ کے میدان میں ویسٹ انڈیز کو اگر کسی نے ناکوں چنے چبوائے ہیں تو وہ ہمیشہ پاکستانی ٹیم رہی ہے۔ پاکستان نے پہلے کھیلتے ہوئے ۸ وکٹوں کے نقصان پر ۲۵۰ رنز بنائے۔ یہ سکور اگرچہ مضبوط شمار ہوتا ہے لیکن ویسٹ انڈیز جیسی ٹیم کے سامنے بظاہر کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ لیکن پاکستانی باؤلر وسیم اکرم نے ویسٹ انڈیز کے خلاف ہیٹ ٹرک کر کے ویسٹ انڈیز کو گھٹنوں کے بل جھکا دیا۔ ون ڈے کرکٹ کی تاریخ میں یہ چوتھی ہیٹ ٹرک تھی۔ جبکہ وسیم اکرم کی یہ پہلی ہیٹ ٹرک تھی۔ انہوں نے ۳۸ رنز کے عوض پانچ وکٹیں حاصل کیں۔ وسیم اکرم کے تباہی مچانے سے قبل ویسٹ انڈیز کا سکور ۲۰۹ رنز تھا اور ۵ کھلاڑی آؤٹ تھے۔ اور بظاہر ویسٹ انڈیز کی پوزیشن مضبوط تھی۔ اس مرحلے پر وسیم اکرم آئے

باقی صفحہ ۸ پر

حبوب مفید اطہراء
۲۰ گرام - پندرہ روپے ۱۵
۶۰ گرام پینتالیس روپے ۴۵
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار - ربوہ فون ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پہ ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۰۹۸ - میں آغا یحییٰ خان ولد آغا شمس الحمید صاحب قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱۲-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ آغا یحییٰ خان ولد آغا شمس الحمید صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ مبشر احمد کاہلوں وصیت نمبر ۲۰۳۸۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ صوفی بشارت الرحمن وصیت نمبر ۶۰۵۹۔

مسل نمبر ۲۷۰۹۹ - میں علیم محمود ولد محمد رفیق قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16/1/89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ علیم محمود ولد محمد رفیق صاحب۔ ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مبشر احمد کاہلوں وصیت ۲۰۳۸۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری حبیب اللہ احمدی وصیت نمبر ۱۸۹۳۴۔

مسل نمبر ۲۷۱۰۰ - میں یعقوب احمد ولد بشیر احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال ۶ ماہ بیعت ۱۹۸۰ء ساکن کلسیاں حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۲-۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ یعقوب احمد ولد بشیر احمد صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ محمد اسلم فاروقی استاد جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ نصیر الدین بھٹی۔ وصیت نمبر ۲۲۴۴۲۔

مسل نمبر ۲۷۱۰۱ - میں عبدالاعلیٰ طاہر ولد عبدالعزیز قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23/3/89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالاعلیٰ طاہر ولد عبدالعزیز صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمود احمد وڑائچ وصیت نمبر ۲۵۷۳۱ گواہ شد نمبر۲۔ آفتاب احمد میمن وصیت نمبر ۲۵۷۰۱۔

مسل نمبر ۲۷۱۰۲ - میں خالد محمود ولد محمد لئیق قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جامعہ احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۱-۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ خالد محمود ولد محمد لئیق جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مبشر احمد کاہلوں وصیت نمبر ۲۰۳۸۲۔ گواہ شد نمبر۲ بشارت احمد ناصر وصیت نمبر ۲۴۲۲۷

مسل نمبر ۲۷۱۰۳ - میں مبارک محمود ولد سیف علی شاہد قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور ضلع تھرپارکر حال جامعہ احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۱۱-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مبارک محمود ولد سیف علی شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحمید وصیت نمبر ۲۵۶۳۸۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمود احمد وڑائچ وصیت نمبر ۲۵۷۳۱

مسل نمبر ۲۷۱۰۴ - میں منور احمد قمر ولد احمد دین صاحب قوم آرائیں پیشہ زندگی وقف عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لودھراں حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱۲-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منور احمد قمر آف لودھراں حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ عبدالرزاق پی ٹی آئی جامعہ احمدیہ۔ گواہ شد نمبر۲ محمد سعید جامعہ احمدیہ ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

• پنجاب کے سابق گورنر اور وزیر اعلیٰ اور پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے قریبی ساتھی ملک غلام مصطفےٰ کھر نے گذشتہ روز پیپلز پارٹی کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی قیادت کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ان کی پریس کانفرنس میں وفاقی وزراء ملک احمد سعید اعوان، میر باز محمد کھیتران راؤ سکندر اقبال، محترمہ ریحانہ سرور علی نواز شاہ کرنل غلام سرور چیمہ اور پی پی پی پنجاب کے ملک حاکمین خاں بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ کسی نے وفاق کے خلاف خطرہ بننے کی کوشش کی تو ڈٹ جاؤں گا۔

• خیال ہے کہ مصطفےٰ کھر پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کا کردار ادا کریں گے۔ فی الحال انہیں مرکز میں ایک اہم وزارت سونپے جانے کا خیال کیا جا رہا ہے۔

• غلام مصطفےٰ کھر کے بھائی ملک نور ربانی کھر نے پنجاب کابینہ کے وزیر کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا ہے۔ منظفر گڑھ کے علاقے سے تعلق رکھنے والے امجد حمید دستی بھی پنجاب کابینہ کے وزیر بن گئے ہیں۔ یاد رہے کہ مصطفےٰ کھر کا تعلق بھی منظفر گڑھ سے ہے۔

• شارجہ میں بھارت نے ویسٹ انڈیز کو ہرا کر ٹورنامنٹ کی پہلی کامیابی حاصل کر لی ہے۔ ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت کر بھارت کو پہلے کھیلنے کی دعوت دی جس نے مقررہ اوورز میں نو وکٹوں پر ۲۱۱ رنز بنائے جس کے جواب میں ویسٹ انڈیز کی ساری ٹیم ۴۶.۴ اوورز میں صرف ۱۷۴ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ کپیل دیو مین آف دی میچ قرار پائے۔

غیر ملکی خبریں

• کمبوڈیا میں سیاسی تصفیے کے لئے امریکہ نے نئی تجاویز پیش کی ہیں جسکے مطابق امریکہ، سوویت یونین اور چین کو چاہیئے کہ وہ کمبوڈیا میں اپنے اتحادی گروپوں پر دباؤ ڈالیں کہ وہ وہاں ایک مخلوط حکومت کے قیام پر رضامند ہوں۔

• ہانگ کانگ کے گورنر سر ڈیوڈ ولسن نے کہا ہے کہ ہانگ کانگ کے چین کی عملداری میں واپس جانے کے بعد وہاں کا انتظام ہانگ کانگ کے عوام کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ وہ ان دنوں امریکہ کے دورے پر ہیں اور وہ ہانگ کانگ کے مستقبل کے بارے میں اعتماد حاصل کرنے کے لئے امریکہ کی حمایت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہانگ کانگ میں مزید امریکی سرمایہ کاری کی اپیل کی۔ سر ڈیوڈ نے کہا کہ ۱۹۹۷ء کے بعد ہانگ کانگ میں چینی نظام سے مختلف سیاسی و اقتصادی نظام ہونا چاہیئے۔ گذشتہ اتوار کے روز چینی پارلیمنٹ میں اسی بات پر زور دیا گیا تھا کہ ہانگ کانگ میں کوئی بیرونی مداخلت برداشت نہیں کی جائیگی۔

• مشرقی جرمنی میں ہزاروں افراد نے سوموار کے روز لائپزک کے شہر میں ایک بڑے مظاہرے میں حصہ لیا ہے۔ جس میں وہ سیاسی اصلاحات کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ایک لاکھ بیس ہزار افراد نے سڑکوں پر جلوس نکالا جو مشرقی جرمنی کی تیس سالہ تاریخ کا سب سے بڑا جلوس تھا۔ مظاہرین گورباچوف کے نام کے نعرے لگا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ انہیں نئے رہنما چاہئیں۔ دو گھنٹے بعد جلوس پُرامن طور پر منتشر ہو گیا۔

کر نہ کر

- تو حریت اور مساوات انسانی کو نہ بھول کہ سب انسان آدم کی اولاد ہیں اور تیرے بھائی۔
- اے پیشہ ور! تُو اپنے وعدہ کی پابندی کر۔
- تو لوگوں کے جھگڑوں میں دخل نہ دے سوائے اس کے کہ تیرے دخل سے صلح کا امکان ہو۔
- تو ہمیشہ ضروری امور میں مشورہ کر لیا کر۔
- تو اپنے معاملات میں عقل کو بیکار نہ چھوڑ بلکہ اسی سے پورا پورا کام لے۔
- تو نہ ہمیشہ انتقام لے نہ ہمیشہ معاف کر بلکہ اصلاح کا خیال رکھ۔
- تو اپنا ووٹ کسی نااہل کو نہ دے۔
- تو مقدمہ بازی یا کسی ناجائز طریقہ سے دوسرے کا مال نہ کھا۔
- تو حرام چیزوں کی تجارت نہ کر۔
- تو بے ٹکٹ کے سفر نہ کر۔

موسم سرما کی سبزیوں کے بیج

موسم سرما کی سبزیوں کے بیج وکالت زراعت میں موجود ہیں۔ اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو وکالت ہذا سے حاصل کر لیں۔

(وکالت زراعت)

چنیوٹ اور ربوہ کے درمیان چناب کا پل ۱۴ نومبر سے ۳۱ دسمبر تک روزانہ ۱۲ بجے دوپہر سے ۴ بجے شام تک اور رات ۱۲ بجے سے چار بجے صبح تک مرمت کے لئے بند رہے گا۔

"دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت۔ بلکہ انسان انسان ہے وہ دوسرے کیلئے دعا کر سکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ)

بقیہ: کھیل اور کھلاڑی

اور منٹوں میں کھیل کا نقشہ ہی بدل گیا۔ ابھی اڑتالیس اوورز اور چار گیندیں ہوئی تھیں کہ ویسٹ انڈیز کی ساری ٹیم ۲۳۸ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ اور پاکستان نے ۱۲ رنز سے میچ جیت لیا۔

ماہنامہ تحریک جدید

قارئین ماہنامہ تحریک جدید کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ اکتوبر اور نومبر کا پرچہ اکٹھا ہی شائع ہو گا۔

مینیجر
ماہنامہ تحریک جدید

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

رحمت بازار
ریلوے روڈ
ربوہ

فون گھر: ۴۳۱
آفس: ۵۲۱

جب تین شخص بیٹھے ہوں۔ تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے وہ آزردہ ہو جائے گا۔